REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

۲۲ صفر ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۷ تبوک ۱۳۳۷ ہش ۷ ستمبر ۱۹۵۸ء نمبر ۲۰۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۵ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کی ترقی اور اس کے قائم رہنے والے غلبہ کی علمبردار ہے

اس جماعت نے سیرالیون میں دینی روح اور تعلیم کو فروغ دینے میں قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں

فری ٹاؤن کے ایک جلسۂ عام سے سیرالیون کے وزیر خزانہ جناب ایم ایس مصطفیٰ کا حقیقت افروز خطاب

فری ٹاؤن (بذریعہ تار) سیرالیون (مغربی افریقہ) کے وزیر خزانہ آنریبل ایم ایس مصطفیٰ نے وہاں کے شہر فری ٹاؤن میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اسلامی خدمات پر اسے نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کی ترقی اور اس کے غلبہ کی علمبردار ہے۔ اس جلسہ میں "مسلم ریفارمیشن سوسائٹی" کے صدر جناب الحاج سیسے نے بھی جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔ جلسے کی روئداد پر مشتمل مبلغ سیرالیون مکرم قریشی محمد افضل صاحب نے فری ٹاؤن سے جو تار ارسال کیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"مورخہ ۲ ستمبر کو سیرالیون کے وزیر خزانہ آنریبل ایم۔ ایس مصطفیٰ نے "ولیم ولبرفورس میموریل ہال" میں ایک جلسے کی صدارت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کی ترقی اور اس کے غلبہ کی علمبردار ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے خاص طور پر جماعت احمدیہ کے سیرالیون مشن کی ان خدمات کا ذکر کیا جو اس نے وہاں دینی روح اور تعلیم کو فروغ دینے کے سلسلہ میں سرانجام دی ہیں۔ آپ نے سیرالیون میں احمدی مبلغین کی آمد اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی برکات گنوانے کے بعد عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ احمدیہ مشن کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں آپ نے احمدیہ مشن کو اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ کو جب بھی کوئی مشکل پیش آئے۔ تو آپ لوگ میرے پاس آئیں۔ میں بخوشی آپ کی مشکلات کے ازالہ کی کوشش کروں گا۔ اس موقعہ پر "مسلم ریفارمیشن سوسائٹی" کے صدر جناب الحاج سیسے نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سابق رئیس التبلیغ محترم جناب الحاج نذیر احمد علی صاحب مرحوم کی خدمات کا تذکرہ کیا۔ اور فرمایا کہ الحاج نذیر احمد علی اسلام کے ایک عظیم مجاہد تھے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا سیرالیون کے لوگوں پر جماعت احمدیہ کے لٹریچر کے ذریعہ ہی اسلام کی حقیقت روشن ہوئی ہے۔ اسی لئے یہاں کے لوگ احمدیہ مشن کے بہت شکرگزار ہیں۔ مغربی افریقہ کے رئیس التبلیغ محترم جناب نسیم سیفی صاحب نے بھی جو آجکل دورے پر نائیجیریا سے یہاں آئے ہوئے ہیں جلسہ میں تقریر کی۔ آپ نے مسلمانوں میں بیداری کے آثار نمایاں ہونے پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور سامعین کو یقین دلایا کہ احمدیہ مشن کی خدمات بلا امتیاز فرقہ و عقائد سب مسلمانوں کے لئے حاضر ہیں۔ وہ ہر موقعہ پر احمدیہ مشن کو ہر خدمت بجالانے کے لئے مستعد اور تیار پائیں گے۔ آپ کی یہ تقریر بہت پسند کی گئی۔ اور سامعین نے نعرہ ہائے تحسین بلند کر کے اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ تقریر کے اختتام پر بہت سے لوگوں نے انفرادی طور پر مکرم سیفی صاحب سے ملکر آپ کی تقریر کو سراہا۔ اور آپ نے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے جن پُرخلوص جذبات کا اظہار کیا تھا۔ اس پر آپ کا شکریہ ادا کیا۔"

زرعی معیشت کو مضبوط بنیادوں پر تعمیر کرنے کا مطالبہ

کراچی ۶ ستمبر۔ کل قومی اسمبلی نے مسلم لیگی رکن چوہدری عزیز دین کی پیش کردہ قرارداد منظور کرلی۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ملک کی زرعی معیشت کی تعمیر مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کی جائے۔ قرارداد پر دن بھر بحث ہوتی رہی۔ جس میں متعدد ممبران اسمبلی نے حصہ لیا۔ چوہدری عزیز دین نے تقریر کرتے ہوئے کہا زرعی املاک کی حد مقرر کی جائے۔ اور بقیہ زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرکے مالکان اراضی کو ان کی ضبط شدہ زمینوں کا معاوضہ دیا جائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ غلام محمد بیراج کے علاقے میں زمینیں ایسے لوگوں کو دی جا رہی ہیں جو کاشتکار نہیں ہیں۔

پاکستان اور جاپان کے درمیان نئے تجارتی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے

سمجھوتے کی مدت ایک سال ہوگی اور اسے یکم ستمبر سے نافذ سمجھا جائیگا

ٹوکیو ۶ ستمبر۔ کل یہاں پاکستان اور جاپان کے درمیان ایک نئے تجارتی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے۔ اسے اس ماہ کی پہلی تاریخ سے نافذ سمجھا جائیگا۔ اور اس کی مدت ایک سال ہوگی۔ اس کے تحت جاپان پاکستان سے روئی پٹ سن کھالیں نمک اور دوسری اشیاء درآمد کرے گا۔ اس کے عوض پاکستان جاپان سے کپڑا لوہا۔ دھات اور مشینیں وغیرہ خریدیگا معاہدے پر پاکستان کی طرف سے تجارتی وفد کے لیڈر مسٹر بی۔ اے قریشی جائنٹ سیکرٹری محکمہ تجارت نے دستخط کئے۔

کراچی ۶ ستمبر۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی سالانہ رپورٹ میں ۳ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کا منافع دکھایا گیا ہے۔ گذشتہ سال منافع ۳ کروڑ ۲۴ لاکھ ہوا تھا۔ اس سال ایک لاکھ روپیہ زیادہ منافع ہوا۔

مغربی جرمنی سے ریل کے ڈبوں کی پہلی کھیپ کراچی پہنچ گئی

کراچی ۶ ستمبر۔ وزیر مواصلات جناب رفیع الدین احمد نے کل مغربی جرمنی سے آئے ہوئے تیسرے درجے کے آٹھ ڈبوں کا معائنہ کیا یہ ڈبے ان ۲۵۴ ڈبوں کا ایک حصہ ہیں جن کی درآمد کا آرڈر دیا گیا ہے وزیر مواصلات نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ ان ڈبوں میں تیسرے درجے کے مسافروں کے لئے خاصہ آرام اور سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ریلوے کے ڈائرکٹر جنرل نے بتایا کہ یہ ڈبے بتدریج ریلوں میں لگا دیئے جائیں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد ...

حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند و برتر شان

کلمات طیّبات سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

قرآن شریف نے اشارہ فرما کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انسان کامل ہونے کی شان میں فرمایا ہے

دنی فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنٰی

یعنے یہ رسول خدا کی طرف چڑھا۔ اور جہاں تک امکان میں ہے خدا سے نزدیک ہوا اور قرب کے تمام کمالات کو طے کیا اور لاہوتی مقام سے پورا حصہ لیا اور پھر ناسوت کی طرف کامل رجوع کیا۔ یعنی عبودیت کے انتہائی نقطہ تک اپنے تئیں پہونچایا اور بشریت کے پاک لوازم یعنے بنی نوع کی ہمدردی اور محبت سے جو ناسوتی کمال کہلاتا ہے پورا حصہ لیا۔ لہذا ایک طرف خدا کی محبت میں اور دوسری طرف بنی نوع کی محبت میں کمال تام تک پہنچا۔ پس چونکہ وہ کامل طور پر خدا سے قریب ہوا۔ اور پھر کامل طور پر بنی نوع سے قریب ہوا۔ اس لئے دونوں طرف کے مساوی قرب کی وجہ سے ایسا ہو گیا۔ جیسا کہ دو قوسوں میں ایک خط ہوتا ہے۔ لہذا وہ شرط جو شفاعت کے لئے ضروری ہے اس میں پائی گئی۔ اور خدا نے اپنے کلام میں اس کے لئے گواہی دی کہ وہ اپنے بنی نوع میں اور اپنے خدا میں ایسے طور سے درمیان ہے۔ جیسا کہ وتر دو قوسوں کے درمیان ہوتا ہے۔

اور پھر ایک اور مقام میں آپ کے الٰہی قرب کی نسبت یوں فرمایا۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ یعنی لوگوں کو اطلاع دے دے کہ میری یہ حالت ہے کہ میں اپنے وجود سے بالکل کھویا گیا ہوں۔ میری تمام عبادتیں خدا کے لئے ہو گئی ہیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر ایک انسان جب تک وہ کامل نہیں خدا کے لئے خالص طور پر عبادت نہیں کر سکتا۔ بلکہ کچھ عبادت اس کی خدا کے لئے ہوتی ہے اور کچھ اپنے نفس کے لئے۔ کیونکہ وہ اپنے نفس کی عظمت اور بزرگی چاہتا ہے۔ جیسا کہ خدا کی عظمت اور بزرگی کرنی چاہیئے اور یہی عبادت کی حقیقت ہے۔ اور ایسا ہی ایک حصہ اس کی عبادت کا مخلوق کے لئے ہوتا ہے۔ کیونکہ جس عظمت اور بزرگی اور قدرت اور تصرف کو خدا سے مخصوص کرنا چاہیئے۔ اس عظمت اور قدرت کا حصہ مخلوق کو بھی دیتا ہے۔ اس لئے جیسا کہ وہ خدا کی پرستش کرتا ہے نفس اور مخلوق کی بھی پرستش کرتا ہے۔ بلکہ عام طور پر جمیع اسباب سفلیہ کو اپنی پرستش سے حصہ دیتا ہے۔ کیونکہ خدا کے ارادہ اور تقدیر کے مقابل ان اسباب کو بھی کارخانہ محو و اثبات میں دخیل سمجھتا ہے۔ پس ایسا انسان خدا تعالیٰ کا سچا پرستار نہیں ٹھہر سکتا۔ جو کبھی خدا کی عظمت کا اپنے نفس کو شریک ٹھہراتا ہے۔ اور کبھی مخلوق اور کبھی اسباب کو۔ بلکہ سچا پرستار وہ ہے جو خدا کی تمام عظمتیں اور تمام بزرگیاں اور تمام تصرف خدا ہی کو دیتا ہے۔ نہ کسی اور کو اور جب اس مرتبہ توحید پر انسان کی پرستش پہونچ جاتی ہے۔ تب حقیقی طور پر وہ خدا کا پرستار کہلاتا ہے۔ اور ایسا انسان جیسا کہ زبان سے کہتا ہے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے۔ ایسا ہی وہ اپنے فعل سے یعنی اپنی عبادت سے بھی خدا کی توحید پر گواہی دیتا ہے۔ پس اسی مرتبہ کاملہ کی طرف اشارہ ہے جو آیت مذکورہ بالا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا گیا۔ کہ تو کہہ دے کہ میری تمام عبادتیں خدا کے لئے ہیں۔ یعنے نفس کو اور مخلوق کو اور اسباب کو میری عبادات میں سے کوئی حصہ نہیں

غرض یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب تام پر ایک بڑی دلیل ہے۔ اور یہ آیت بتلا رہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس قدر خدا میں گم اور محو ہو گئے تھے۔ کہ آپ کی زندگی کے تمام انفاس اور آپ کی موت محض خدا کے لئے ہو گئی تھی۔ اور آپ کے وجود میں نفس اور مخلوق اور اسباب کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا تھا۔ اور آپ کی روح خدا کے آستانہ پر ایسے اخلاص سے گری تھی کہ اس میں غیر کی ایک ذرہ آمیزش نہیں رہی تھی۔ پس اس طرح آپ نے اس شرط کے ایک حصہ کو پورا کیا جو شفیع کے لئے ایک لازمی شرط ہے۔ اور آخری فقرہ آیت مذکورہ بالا کا یہ ہے کہ میرا جینا اور میرا مرنا اس خدا کے لئے ہے جو تمام جہان کی پرورش میں لگا ہوا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ میری قربانی بھی تمام جہان کی بھلائی کے لئے ہے ایسا ہی دوسرا حصہ شفاعت کا ہمدردی مخلوق ہے اور ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ آیت دنی فتدلی کا دوسرا لفظ یعنے تدلّٰی اسی ہمدردی پر دلالت کرتا ہے یاد رہے کہ تدلّٰی کا مجرد دلو ہے اور دلو ... ڈول کو کنوئیں کے اندر ڈالنا تا پانی اسکے اندر بھر جائے۔ اور دوسرے معنے دلو کے یہ ہیں کہ دوسرے کو اپنا شفیع کرنا۔ پس تدلّٰی کے یہ معنی ہیں کہ شفاعت کے لئے دور افتادہ لوگوں کی طرف بکمال ہمدردی

فی مدح النبی صلے اللہ علیہ وسلم

از حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام

نفسی الفداء لبدر ہاشمی عربی
میری جان اس ہاشمی عربی چاند پر قربان ہو

ودادہ قربۃ ناھیک عن قرب
جس کی محبت قرب پر قرب کا ذریعہ ہے بس کیسے بڑھ کر کوئی قرب نہیں ہو سکتا

نجی الوری من کل زور و معصیۃ
اس نے مخلوق کو ہر قسم کے جھوٹ اور گناہ

ومن فسوق ومن شرک ومن تبب
اور فسق اور شرک اور ہلاکت سے نجات دی

فنورت ملۃ کانت کمعدوم
پس وہ دین جو ضعف سے نابود ہونے کو تھا روشن کیا گیا

ضعفا ورجمت ذراری الجان بالشہب
اور شیطان کی ذریت پر شہابوں سے سنگ باری کی گئی

وزحزحت دخنا اغشی علی ملل
پس جو تاریکیاں تمام مذاہب پر چھائی تھیں اس نے دور کر دیں

وساقطت لؤلؤا رطبا علی حطب
اور سوکھی لکڑیوں پر موتیوں جیسے تر و تازہ پھل اگ آئے

ونضرت شجر ذکر اللہ فی زمن
اور خدا کے ذکر کے درختوں کو شاداب کر دیا

محل یمیت قلوب الناس من کعب
ایسے خشک سالی کے سمے میں جو کھیل کیساتھ دلوں کو مردہ بناتا تھا

فلاح نور علی ارض مکدرۃ
پس دلوں کی مردہ زمینوں پر نور حق پڑا

حقا ومزقت الاشرار بالقضب
اور شریر لوگ نیزوں سے پارہ پارہ کئے گئے

وما بقی اثر من ظلم وبدعات
عرب و عجم کے بہتر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور قلب

بنور مہجۃ خیر العجم والعرب
سے ظلم و بدعت کا نشان بھی نہ رہا

خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری ٭ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(رقم فرمودہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

دنیا میں ہزاروں حسین گذرے اور ہزاروں موجود ہیں۔ لاکھوں اہل علم گذرے اور لاکھوں موجود ہیں۔ ہر طرح کی خوبیاں رکھنے والے بہت سے گذر چکے اور بہت سے موجود ہیں۔ دیندار اور خدا سے تعلق رکھنے والے ہمیشہ سے چلے آئے ہیں۔ اور ہمیشہ رہیں گے۔ بادشاہ۔ فاتح۔ موجد فلاسفر غرض ہر بات میں کمال رکھنے والے نہ کبھی مفقود ہوئے نہ ہونگے۔ مگر مجھے تو کسی ایسے شخص کی تلاش تھی جو تمام کے تمام کمالات انسانی اپنے اندر رکھتا ہو۔ کوئی ایسا حسن نہ ہو جو اس میں بدرجہ کمال موجود نہ ہو۔ پھر وہ ان تمام خوبیوں سے دوسروں کو بھی آراستہ کر سکتا ہے کنجوس حسین کے نام سے مجھے نفرت ہے! وہ بدشکل محسن سے بھی کوسوں بھاگتا ہوں۔ متکبر نہ ہو مجھے دیکھے تو مسکرائے۔ بلکہ خود بلائے اس کی محبت سے میرا دل گرم اور سینہ منور ہو! وہ اس کے نام کی لذت سے میری زبان تمام اور لذات کو بھول جائے اور اس کی یاد سے میرا تاریک کنج دماغ روضہ من ریاض الجنۃ بن جائے۔

ماضی اور حال دونوں زمانوں کو میرے علم اور نظر اور تخیل نے کھنگول ڈالا جسے دیکھتا ہوں اس میں کہیں نہ کہیں کوئی نقص پاتا ہوں۔ کوئی نہ کوئی کمی نظر آتی ہے میں پہلے ہی اپنے دوستوں پر عیب چین مشہور ہوں۔ جب نظر پڑتی ہے۔ تو پہلے نقص پر ہی۔ اس لئے جہاں اور لوگ ٹھہر گئے۔ میں وہاں سے منہ بناتا ہوا آگے روانہ ہوا۔ یا اللہ تمام دنیا میں کوئی ایسا حسین بھی ہوا ہوگا جو بے عیب ہو۔ جس پر تمام انسانی کمالات ختم ہوں۔ ہوگا تو سہی اور ضرور ہوگا۔ بادشاہ دیکھے مگر عیاش اور حریص۔ فلاسفر اور حکماء دیکھے مگر مخبط۔ حسین دیکھے مگر بے ہودہ۔ بہادر دیکھے۔ مگر ظالم اور خود پرست۔ شاعر دیکھے مگر یاوہ گو اور بزدل۔ اہل قلم دیکھے مگر بے عمل اور متخیل۔ ریفارمر دیکھے۔ مگر خشکی۔ اہل اخلاق دیکھے مگر خود ناقص غرض بازار عالم میں پھر کر سب کو دیکھا ناامیدی سی ہو گئی۔ گوہر مراد نہ ملا تھا ہیں کسی نے کہا ذرا زمرۂ انبیاء پر بھی تو نظر ڈالو دنیا کی ظاہری ٹیپ ٹاپ پر نہ جاؤ جب ان کو دیکھا تو وہ ناامیدی دور ہو گئی۔ عجب لوگ نظر آئے جن کا کام حسن کلام حسن شکل اچھی۔ اخلاق اچھے۔ عادات پسندیدہ۔ کوئی کوتاریک نہ تھا دل کو بڑی ڈھارس ہوئی۔ ان سب کا جائزہ لیا آخر گوہر مراد مل گیا یعنی جس کی تلاش اور جستجو تھی۔ وہ نکل آیا۔ اور نکلا بھی کہاں سے عرب کے جھلستے ریگستان اور بے آب وگیاہ کوہستان کی کان سے جہاں نہ علم نہ عقل نہ ہدایت نہ تہذیب نہ تمدن نہ حکومت نہ سلطنت اور ملا بھی وہ سب سے انسان کامل کہوں۔ سب سے بڑا آدمی کہوں سمجھ میں نہیں آتا کیا کہوں۔ آنکھیں اس کے حسن کو دیکھ کر خیرہ ہو گئیں! اور حیرانی فطرت اس کے احسانات کو لے پیکر کر تحسین نام پوچھا تو محمدؐ۔ سبحان اللہ فرشتہ اپنی بھی تو "محمدؐ" ہی کی تلاش میں تھا یعنی جس میں کوئی نقص نہ ہو۔ سراسر خوبیاں ہی ہوں۔ ہر تعریف کے لائق صفت موجود ہو۔ ہر حسن نمایاں ہو۔ کمالات انسانی کا خاتم۔ نہ ایسا کوئی ہوا۔ نہ ہو۔ صدقے اس نام کے۔ نام بھی کسی نے چن کر ہی رکھا۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کمال انسانیت کے معیار

میرا معیار دنیا کے سب سے بڑے انسان کے لئے کیا تھا؟ وہ کن کمالات اور محاسن کا مجموعہ ہو؟ سنیئے۔

(۱) کمال درجہ کا جسمانی حسن اور دماغ اور عقلی رکھتا ہو۔ (۲) حسب و نسب کے لحاظ سے چوٹی کے شرفاء میں سے ہو۔ (۳) کمال اخلاق سے مزین ہو۔ اور ہر قسم کے اخلاق دکھانے کا اسے موقعہ بھی ملا ہو۔ (۴) کمال علم (۵) کمال تعلیم یا افاضہ علم (۶) کمال جذب اور قوت قدسی (۷) کمال کامیابی (۸) کمال شفقت اور خیر خواہی مخلوقات کے لئے رکھتا ہو۔ (۹) کمال محبت اور تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو۔ (۱۰) کوئی فرضی یا مجہول الاحوال انسان نہ ہو۔ بلکہ ایسا ہو کہ اس کی ہر حرکت اور سکون۔ ہر قول اور فعل اور زندگی کے ہر شعبہ کا مفصل علم بکثرت ثقہ راویوں کی معرفت ہم کو ملا ہو۔ (۱۱) مجسم زندگی ہو اور دوسروں کو اپنے اثر سے زندہ کرتا ہو۔ سفلی اور حیوانی زندگی نہیں بلکہ حیات ابدی۔ اور ایسی زندگی جس میں روح القدس نازل ہو کر اس خاک تیرہ کو بقعۂ نور بنا دے۔

سو یہ سب باتیں ہم نے محمدؐ اور صرف محمدؐ ہی میں پائیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حسن جسمانی

میانہ قد۔ موزون اندام۔ سرخ و سفید رنگ۔ چوڑی پیشانی۔ ناک لمبی اور سیدھی۔ گردن اونچی۔ سر بڑا۔ سینہ کشادہ۔ آنکھیں سیاہ۔ پسینہ میں خوشبو۔ جلد نہایت نرم۔ تیز رفتار گفتگو نہایت شیریں اور دل آویز۔ ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے تھے۔ ایک ایک فقرہ الگ۔ آواز بلند۔ بے ضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے۔ قہقہہ نہ مارتے تھے۔ بلکہ مسکراتے تھے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ خوش لباس تھے۔ جامہ زیب تھے۔ خوشبو پسند فرماتے تھے نہایت صاف و پاک رہتے تھے ہمیشہ مسواک کرتے تھے۔ خوشی کے وقت چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا تھا۔ ہمیشہ چست رہتے تھے۔ سر سے پیر تک جسم میں کوئی عیب نہ تھا۔ بدبودار چیزوں سے سخت نفرت تھی۔

عبداللہ بن سلام یہودی نے جب پہلے پہل آپ کو دیکھا۔ تو بے اختیار بول اٹھے کہ "خدا کی قسم یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔" جابرؓ کہتے ہیں۔ آپ کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح تھا۔ بدرِ

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے ٭ کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے ٭ اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے
حیاتِ جاوداں ملتی ہے اس سے ٭ کلام پاک ہی آبِ بقا ہے
مرا ہر ذرہ ہو قربانِ احمدؐ ٭ مرے دل کا یہی اِک مدعا ہے
اسی کے عشق میں نکلے میری جاں ٭ کہ یادِ یار میں بھی اِک مزا ہے
مجھے اس بات پر ہے فخر محمودؔ ٭ مرا معشوق محبوبِ خدا ہے
محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے ٭ محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے
ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ ٭ کہ وہ شاہنشہِ ہر دوسرا ہے

اسی سے میرا دل پاتا ہے تسکیں
وہی آرام میری روح کا ہے

بیان کرتے ہیں کہ میں نے کوئی شخص آپؐ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ انسؓ فرماتے ہیں میں نے دیبا اور حریر بھی آپکی جلد سے زیادہ نرم نہیں دیکھے۔ مشک اور عنبر میں بھی آپ کے بدن سے زیادہ خوشبو نہ تھی۔ جس گلی کوچے سے نکل جاتے وہ معطر ہو جاتا۔ خود آئینہ دیکھ کر دعا فرمایا کرتے تھے اللّٰھم کما احسنت خلقی فاحسن خُلقی۔ اے اللہ! جس طرح تو نے میری بناوٹ اور جسم کو خوبصورت بنایا ہے۔ اسی طرح میرے اخلاق بھی نہایت اعلیٰ کر دے۔

عقل کا کمال

اگرچہ عقل کا کمال اخلاق کے اظہار سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور جس کے اخلاق نہایت اعلیٰ ہوں۔ اس کی عقل بہرحال نہایت اعلیٰ تسلیم کرنی پڑے گی۔ مگر دنیا کی باتوں میں بھی آپ کی عقل عجیب ممتاز نظر آتی ہے۔ مثلاً آپ کی دنیا سے بے تعلقی آپکے کمال عقل پر دلالت کرتی ہے۔ لاکھوں جاں نثار موجود ہیں۔ تمام عرب زیر نگیں ہے۔ فتوحات وغیرہ کا مال چلا آتا ہے۔ مگر انتقال ہوا تو تہمد کی ایک تہ بند اور پیوند لگا ہوا ایک کمبل آپ کے اوپر تھا۔ زرہ ایک یہودی کے ہاں گرو رکھی پڑی تھی۔ ترکہ میں نہ کوئی لونڈی چھوڑی نہ غلام۔ نہ روپیہ نہ پیسہ۔ دو دو مہینے گھروں میں آگ نہ جلتی تھی۔ کبھی نفیس اور امیرانہ کھانا عادتاً نہ کھاتے تھے۔ تمام عمر نہایت سادہ اور زاہدانہ طور سے زندگی بسر کر دی۔ یہ کمال عقل کی دلیل ہے۔

ایک نمونہ آپکے کمال عقل کا آپؐ کی سپہ سالاری اور فوج کا انتظام ہے۔ ہمیشہ میدان جنگ میں فوج کو اس ترتیب سے جماتے اور اس طرح لڑاتے کہ باوجود دشمن کی کثرت اور اپنی قلت کے ہمیشہ فتح آپ کو ہی ہوتی تھی۔ صرف اُحد میں کچھ چشم زخم پہنچا۔ وہ بھی آپ کے حکم کی نافرمانی کی وجہ سے۔

پھر آپ کے عقل کا کمال یہ ہے کہ اکیلے اٹھے۔ اور باوجود ہر قسم کی مخالفتوں کے اکیلے ہی تمام عرب پر غالب آ گئے اور جب وفات پائی۔ تو تمام عرب شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک آپ کے زیر نگیں تھا۔

پھر آپ کے عقل کا کمال یہ ہے۔ کہ آپ نے جنگ کر کے نہیں۔ بلکہ ہمیشہ عقلمندی کے طریقوں سے ملک اور قوم کو مغلوب کیا۔ حکمت عملی سے تمام فتوحات آپ کی ہوئیں۔ بغیر جنگ کے فتح مکہ۔ رشتہ داریوں کی وجہ سے قوموں کا مطیع ہونا۔ معاہدات کی وجہ سے اسلام کو امن ملنا۔ یہ سب نمونے آپ کی عقل و فراست کے ہیں۔

اسی طرح مختلف ضروریات کے پورا کرنے کو مناسب اور موزوں لوگوں کا انتخاب یہودیوں اور منافقین کی کارروائیاں اور فسادات مٹانے کے لئے باموقعہ تجاویز مؤلفۃ القلوب لوگوں کا خاص خیال۔ اور یہ سب باتیں ایک ایسے ملک میں جس میں کوئی سیاست۔ کوئی اتحاد۔ کوئی گورنمنٹ نہ تھی۔ آپ کی فراست اور دور اندیشی پر دلیل ہیں۔

حدیبیہ میں ۔۔ ۱۴۰۰ دماغ آپ کی رائے سے مخالف تھے۔ ایک ایک نے اس وقت درخت کے نیچے اپنی جان دینے پر بیعت کی تھی۔ اور دب کر صلح کر لینا اسلام کی تباہی کے مترادف سمجھتے تھے۔ مگر ایک اور صرف ایک صحیح عقل والا دماغ تھا۔ جس نے سب کی مخالفت کی۔ اور بظاہر گویا ہر طرح دب کر صلح کی۔ پھر واقعات نے بتا دیا۔ کہ وہ ذلت نہیں تھی۔ بلکہ اسلام کی فتح اور حقیقی عزت اور ظہور کا آغاز وہی عہد نامہ تھا جس کے سبب مذہبی آزادی فریقین کو ملی اور اسلام اپنے عقلی دلائل اور سچے روحانی اثر سے ایک سیلاب کی طرح پھیلنا شروع ہو گیا۔

عمر خطابؓ جیسا مدبر اور عقلمند شخص بھی کوئی گذرا ہے۔ مخالفین اسلام سے پوچھو وہ متفق اللفظ ہیں اس بات پر کہ عمرؓ دنیا کے بے نظیر مدبروں اور عقلمندوں میں ایک درخشندہ گوہر تھا پھر اسی عمرؓ کو آنحضرتؐ کی مجلسوں میں بارہا غلطیاں کرتے اور عقل سیکھتے۔ دیکھو پھر استاد اور شاگرد کا مقابلہ کرو۔ تو معلوم ہوگا کہ عمرؓ ایک قطرہ تھا۔ اس سمندر کے آگے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نسب کے لحاظ سے چوٹی کے شرفاء میں تھے

اعلیٰ نسب بھی آدمی کا بڑا حسن ہے۔ جسمانی اور اخلاقی محاسن بہت سے نسباً انسان کو حاصل ہوتے ہیں۔ ابراہیم اللہ کا خلیل۔ انبیاء کا باپ اور مذہبی اقوام کا مورث اعلیٰ۔ پھر اس کے خاندان کی بڑی شاخ یعنی اسمٰعیل کی نسل۔ پھر اس نسل میں سب سے معزز قوم قریش۔ پھر قریش میں سب سے معزز دار بنو ہاشم۔ پھر اس میں عبد المطلب جیسے سردار کا پوتا عبد اللہ کا بیٹا اور آمنہ کا لخت جگر کیونکر نہ تمام دنیا سے سب سے زیادہ نسباً شریف ہو۔ قوم آزاد۔ ملک آزاد حرم خداوندی کے سایہ میں پلنے والا شکل اور صورت میں ابراہیم سے ہوبہو مشابہ۔ کریم ابن کریم ابن کریم "وہ نبی" دعائے خلیل۔ مثیل موسےٰ۔ نوید مسیحا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ غرض اس نے جو یہ کہا "انا سید ولد آدم" تو درحقیقت سچ کہا۔

اعلیٰ ترین اخلاق

خود دعوے کیا کہ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق کلام خداوندی نے تصدیق کی کہ انک لعلیٰ خلق عظیم اوائل عمر میں حضرت خدیجہؓ نے گواہی دی۔ کہ تو وہ شخص ہے جو صلہ رحمی اور مہمان نوازی کرتا ہے۔ اور جو نایاب اخلاق ہیں۔ وہ تجھ میں پائے جاتے ہیں۔ اور ہر مصیبت کے وقت لوگوں کے لئے سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ کیا تو کہیں ہلاک ہو سکتا ہے؟ مرنے کے بعد راز دار عائشہؓ نے گواہی دی۔ کہ "کان خلقہ القرآن"۔ وہ تمام باتیں جنہیں قرآن نے بُرا کہا ہے۔ آپ میں نہ تھیں۔ اور جس کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ سب آپ کیا کرتے تھے۔ پھر تمام قوم نے آپ کو صادق اور امین کا خطاب دے رکھا تھا۔ قرآن نے آج تک دنیا کو چیلنج دے رکھا ہے۔ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون کوئی گناہ یا عیب میرا نبوت کے دعوے سے پہلے ثابت کرو۔

قیصر کے دربار میں کفار کا لیڈر اور قریش کی فوج کا جرنیل ابو سفیان اقرار کرتا ہے کہ ہم نے کبھی آج تک اس شخص کو جھوٹ بولتے نہیں سنا۔

ایک ایک خلق بیان کروں تو ایک کتاب بن جائے۔ صرف دو تین پر اکتفا کرتا ہوں۔

شجاعت: حنین کے موقعہ پر مخالف تیر اندازوں کے حملہ سے ساتھی سب علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ اکیلا دشمنوں کے سامنے آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اور پکار کر کہتا جاتا ہے۔ میں وہ نبی ہوں۔ اس میں جھوٹ نہیں۔ عبد المطلب کا بیٹا میں ہی ہوں۔ ایک غزوہ میں آپ اکیلے ایک جگہ سو جاتے ہیں۔ دشمن کا سردار سر پر پہنچ جاتا ہے۔ اور تلوار سونت کر جگاتا ہے۔ اور کہتا ہے بتا اب اس وقت کون تجھے بچا سکتا ہے۔ وہ شجاعت مجسم لیٹے لیٹے ہی کہتا ہے۔ اللہ۔ اور اس دبدبہ اور رعب الٰہیت سے کہتا ہے کہ دشمن کے ہاتھ سے ڈر کے مارے تلوار گر پڑتی ہے۔

علیؓ شیر خدا جیسا بہادر انسان فرماتا ہے۔ کہ آنحضرتؐ ہمیشہ لڑائی میں سب سے زیادہ خطرناک مقام پر ہوا کرتے تھے۔ اور آپ کے ارد گرد وہی لوگ کھڑے ہو سکتے تھے۔ جو بڑے بہادر ہوں۔ اور دشمن کی سخت یورش کے وقت ہم آپ کی پناہ لیا کرتے تھے۔

عفو اور رحم: ۲۱ سال کے دن رات کے مظالم سہنے کے بعد آپ مکہ میں فاتحانہ حیثیت سے داخل ہوتے ہیں۔ کعبہ کے صحن میں کھڑے ہیں۔ بڑے بڑے رؤسا اور اکابر کفار پیش ہوتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے بتاؤ تم سے اب کیا سلوک کیا جائے۔ وہ اپنی بے بسی دیکھ کر یہی کہتے ہیں کہ آپ شریف اور کریم ہیں جو کریں گے بہتر کریں گے۔ حکم ہوتا ہے جاؤ تم سب آزاد ہو نہ صرف یہ کہ کوئی سزا نہیں ملے گی بلکہ تمہارے کئے پر ملامت بھی نہیں کروں گا۔

دشمن جانی ابو جہل کا بیٹا مسلمان ہو کر آیا تو حکم دیا کہ اس کے باپ کا ذکر بُرے الفاظ میں کوئی نہ کرے کیونکہ طبعاً اس سے بیٹے کو رنج ہوگا۔ چاہتے تو ایک ایک کی گردن اڑا دیتے۔ مگر باوجود اختیار ہونے کے پھر وہ نمونہ عفو اور کرم کا دکھایا کہ دنیا اس کا مثل لانے سے عاجز ہے۔

طائف کے اوباش کئی میل تک پتھراؤ کرتے چلے آئے۔ فرماتے تھے مجھے ہوش نہ تھا کہ کدھر جا رہا ہوں۔ سر سے پیر تک لہو لہان تھا۔ حکم الٰہی آیا کہ اگر چاہو تو ابھی عذاب نازل کر دوں۔ فرمایا نہیں مجھے امید ہے کہ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ایک خدا کی عبادت کریں گے۔

اُحد کا میدان ہے۔ سر زخمی ہو گیا چہرہ میں زرہ گھس گئی۔ چار دانت سامنے کے ٹوٹ گئے۔ اس وقت دعا ہو رہی ہے کہ اے رب! میری اس قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نادانی سے مخالفت کر رہے ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ساری عمر کبھی آپؐ نے اپنی ذات کی خاطر انتقام نہیں لیا۔

آپؐ پر دونوں قسم کے زمانے آئے۔ پہلا جوانی۔ مغلوبیت۔ مصیبت مخالفت اور مفلسی کا . . . .
. . . . پھر حکومت فتوحات۔ بادشاہی عزت اور دولت کا

دونو زمانوں میں آپؐ نے وہ کمال اخلاق کا دکھایا کہ دنیا حیرت سے انگشت بدنداں ہے۔ پہلے زمانہ میں حیا۔ عفت۔ صدق امانت۔ صبر۔ وقار۔ قناعت۔ استقلال اور استقامت۔ بخوف تبلیغ۔ اولوالعزمی وغیرہ اخلاق نہایت نمایاں طور پہ ظاہر ہوئے اور دوسرے زمانہ میں رحم کرم۔ عفو بخشش۔ سخاوت۔ ثابت قدمی۔ ایثار۔ چشم پوشی۔ شجاعت اطاعت قانون۔ پابندی عہد۔ حلم۔ خاکساری اور دنیاوی راحت و آرام سے کنارہ کشی۔ حسن معاشرت۔ غرض کہاں تک بیان ہو سکے

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

کمال علم

علم انسان کی بہترین زینت بلکہ مدعائے انسانیت ہے۔ آدم کا کمال اس کا علم ہے علم کی اتنی پیاس کہ تمام عمر خدا سے ربّ زدنی علما کا ہی سوال رہا۔ اگر علم کا اتھاہ سمندر دیکھنا ہو تو قرآن مجید اور احادیث کا مطالعہ کرو۔ پھر ان جوامع الکلم کو دیکھو جو آپ نے بیان فرمائے ہیں۔ اور جن میں ایک ایک فقرہ میں علوم کے خزانے ہیں۔ پھر آپ کی زندگی کو دیکھو کہ بے نظیر جرنیل۔ بے نظیر خطیب۔ بے نظیر مرشد۔ بے نظیر مفتی۔ بے نظیر مجسٹریٹ بے نظیر مدرس۔ بے نظیر باپ۔ بے نظیر دوست بے نظیر مبلغ غرض کوئی شعبہ زندگی کا ایسا نہ تھا جس میں آپ کا کمال حسن ظاہر نہ ہو۔ پھر ہر حکم جو دیا اس میں حکمت تھی۔ پھر علم کا وہ سمندر کہ اسلام کا ہر شعبہ آپؐ کے اقوال اور افعال کی بنا پر قائم ہوا۔ پھر آج تک پیشگوئیاں آئندہ کی پوری ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ پھر قیامت۔ برزخ۔ حشر۔ نشر۔ جنت دوزخ کا تفصیلی علم پھر سب سے زیادہ ضروری اللہ تعالےٰ کی صفات اور اسماء کا علم جو گویا دنیا میں بالکل موجود ہی نہ تھا۔

کمال تعلیم

جو تعلیم اور شریعت آپؐ دنیا کے لئے لائے اس میں ایسی خصوصیات ہیں جو کسی اور تعلیم میں نہیں ہیں وہ آسان ہے وہ عالمگیر ہے وہ مکمل ہے۔ وہ مدلل ہے یہ چاروں باتیں دنیا کی کسی بہتر سے بہتر شریعت یا تعلیم میں بھی پائی نہیں جاتیں۔ یا تو ان میں مشکل اور ناقابل عمل باتیں ہیں یا وہ مختص القوم یا مختص الملک ہیں۔ یا وہ غیر مکمل ہیں۔ یا وہ بے دلیل ہیں بلکہ منوائی جاتی ہیں۔ ان کے ساتھ عقلی دلائل نہیں بیان کئے گئے۔

کمال جذب یعنی قوت قدسی

اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون حضرت موسیٰؑ کے ماننے والوں نے کہا اور ۳۰ روپیہ کے بدلہ اپنے خداوند کو پکڑوا دینا اور چار سپاہیوں کے ڈر سے تین دفعہ مسیح ناصریؑ پہ لعنت کرنا یہ نمونہ ہے جو دنیا کے دو بڑے مقتدر رہنماؤں کے صحبت یافتہ اصحاب نے دنیا کو دکھایا۔ باقی سب ان سے نیچے ہی ہیں۔ مگر جو نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے سچی قربانیوں اور جاں نثاریوں کا پیش کیا ہے اس کا ہزارواں حصہ بھی ہمیں تاریخ میں کسی جگہ نظر نہیں آیا۔

عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی میں کچھ باتیں کیں۔ اس کے لڑکے کو اس کا علم ہوا تو حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپؐ حکم دیں تو میں خود اپنے باپ کا سر اڑا دوں۔ حالانکہ میں اپنے باپ کا بڑا خدمت گذار ہوں۔

احد کی جنگ میں صحابہؓ نے جو جاں نثاری کے نمونے آپ پر تصدق ہونے کے پیش کئے وہ تاریخ عالم میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آپ کی بیبیوں نے ناراض کیا ہے۔ آپؐ اس وقت الگ بالاخانہ پہ تھے۔ حضرت عمرؓ مزاج پرسی کو گئے۔ دربان نے ان کو اندر نہ جانے دیا۔ وہیں سے آواز دی یا رسول اللہ! عمر اپنی بیٹی حفصہ کی سفارش کے لئے نہیں آیا۔ اگر اشارہ ہو تو حفصہ کا سر کاٹ کر قدموں میں لا ڈالوں غرض ایک شراب عشق محمدؐ تھی۔ جو تمام صحابہؓ نے پی رکھی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا ہر فعل ہر حرکت و سکون انہوں نے عاشقانہ نظر سے دیکھا اور ہم تک پہنچایا وہ شمع رسالت کے پروانے تھے اور آپ کی قوت قدسی کا نمونہ بس ثابت ہوا کہ جیسا کہ آپ کی جسمانی اور اخلاقی حالت نہایت خوب اور اعلےٰ تھی۔ اسی طرح آپ کی روحانی قوت بھی کمال درجہ کا جذب اور اثر اپنے اندر رکھتی تھی

شراب عرب کی گھٹی میں پڑی تھی گھر گھر بھٹی تھی اور کم از کم پانچ وقت پی جاتی تھی آپ کا نقیب حکم پا کر نکلا اور اعلان کر دیا کہ آج سے شراب حرام۔ اسی وقت مدینہ میں جتنی شراب تھی سب لنڈھا دی گئی۔ گلیوں میں بارش کے پانی کی طرح بہتی تھی۔ پھر شہرہ نگاہ شراب کہاں گئی۔ وہ عادی شرابی کس طرف غائب ہو گئے۔ لوگوں نے خم تک توڑ دیئے۔ جن کی رگوں میں بجائے خون کے شراب دوڑا کرتی تھی ان کے منہ سے پھر کسی نے اس کا نام بھی نہیں سنا۔ کیا یہ تعجب نہیں کہ ایک فرد واحد ان پڑھ نے عرب کے ان اجڈوں۔ گنواروں۔ جاہلوں مشرکوں۔ توہم پرستوں۔ جھوٹوں۔ ڈاکوؤں قاتلوں۔ شرابیوں۔ چوروں۔ زانیوں۔ غاصبوں۔ خائنوں۔ کینہ وروں بے حیاؤں مفلسوں۔ مفسدوں۔ دہریوں بے غیرتوں اور فتنہ پردازوں کو تھوڑے عرصہ میں متقی نیک صالح۔ صدیق۔ عقلمند۔ عالم۔ عفیف منتظم۔ مدبر۔ امین۔ باحیا۔ دیندار۔ شجاع صاحب اخلاق حسنہ۔ امیر۔ حاکم۔ بادشاہ۔ اور اہل اللہ بنا کر دنیا کا استاد۔ فاتح اور مصلح بنا دیا۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

کمال کامیابی

آپ کی کامیابی بھی بے نظیر اور مستقل تھی آپ کے دعویٰ کے وقت تمام شہر قوم اور تمام ملک آپ کا مخالف تھا۔ اور جو ظلم آپؐ پر یا آپ کے ماننے والوں پر کئے گئے ہیں وہ سن کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر ۲۳ سال کے قلیل عرصہ میں تمام ملک عرب نے آپ کے آگے اپنا سر نگوں کر دیا۔ اور لا الہ الا اللہ کے سوا اور کوئی بت یا معبود اس سر زمین میں باقی نہ رہا۔ مخالفین اور ان کے حمایتی جتنے معبود تھے سب پامال گئے اور پیروں میں آ گرے۔ یہ تو فوری کامیابی تھی۔

مستقل کامیابی یہ کہ اسلام تمام متمدن اور مہذب دنیا پر قلیل عرصہ میں پھیل گیا۔ اور جڑ پکڑ گیا۔ پھر قلوب پر کامیابی یہ کہ دنیا سے شرک کا نام اٹھ گیا۔ اس وقت تمام مذہبی قومیں موحد ہونے کی مدعی اور ایک خدا کی قائل ہیں۔ اور یہ پھل اس لا الہ الا اللہ کی آواز کا نتیجہ ہے۔ جو ۱۴۰۰ سال ہوئے عرب کے ریگستان سے بلند ہوئی تھی اس سے بڑھ کر یہ کہ علاوہ توحید کے اسلام کے دوسرے اصول اور مسائل عملی طور پہ دوسری قومیں مفید سمجھ کر اپنے ہاں داخل کر رہی ہیں مثلاً طلاق۔ خلع۔ شراب اور نشوں کا ترک کرنا مشورہ سے کام کرنا۔ گوشت خوری۔ سود پر روک تھام۔ مردوں عورتوں کا الگ الگ رکھنا۔ وراثت میں لڑکیوں اور عورتوں کو حصہ دینا ختنہ کرانا۔ حلال حرام کی تمیز۔ رشتوں میں کھانوں میں۔ کمائی میں وغیرہ وغیرہ

ایک عظیم الشان کامیابی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی۔ اور کسی انسان کو دنیا میں حاصل ہوئی۔ اور کسی انسان کو دنیا میں حاصل نہیں ہے۔ وہ یہ کہ آپ پر کروڑوں انسان ۱۳۰۰ سال سے ہر روز ہر وقت اور ہر گھڑی زمین کے ہر ملک اور ہر حصہ میں درود بھیجتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئی ختم جس پر نبوت کی ہر حد

وہی خاتم الانبیاء ہے محمدؐ
نہیں اس کے لطف و محبت کا پایاں
نہ تھی دشمنوں سے بھی جس کو کوئی کد
وجود اس کا اللہ کی برہان قاطع
وجود اس کا شیطاں کے بطلان کا ردّ
جو ہو گا اب اس کے غلاموں میں ہو گا
نبی ہو محدث ہو، یا ہو مجدد
ذرا سمجھو ختم نبوت کو تنویرؔ
نبوت کی حد تو ہے لیکن نہیں عد

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے تیسرے سالانہ اجتماع کی خصوصیات

نوٹ :۔ یہ اجتماع مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ر ستمبر ۱۹۵۵ء کو منعقد ہوگا۔

۱۔ تقریری مقابلہ :۔

(ا) سینما بینی کے نقصانات (ب) آنحضرت صلعم مصلح عالم کی حیثیت سے۔
(ج) نظام اسلام اور امن عالم (د) مسئلہ انتخاب اور مذہب۔
(س) منصب خلافت اور اس کی برکات (ص) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

۲۔ تحریری مقابلہ :۔

(ا) مذہب اور سائنس (ب) کمیونزم اور اسلام
(ج) مسلمان نوجوانوں کے سنہری کارنامے (د) اسلامی نظام دفاع
(س) اسلامی رواداری (ص) وفات مسیح ناصری اور عیسائیت پر اس کے اثرات

۳۔ مطالعہ کتب :۔ (معیار اول ۲۰ سال تک کے خدام) (معیار دوم ۲۰ سال سے زائد عمر والے خدام)

معیار اول :۔ (ا) احمدیت کا پیغام (ب) کشتی نوح (ج) ایک غلطی کا ازالہ
(د) تجلیات الٰہیہ (س) الوصیت

معیار دوم :۔ (ا) تذکرۃ الشہادتین (ب) نشان آسمانی (ج) کشتی نوح
(د) دعوۃ الامیر (س) ایک غلطی کا ازالہ (ص) تجلیات الٰہیہ

۴۔ حفظ قرآن مجید و ترجمہ قرآن مجید :۔ (تعلیم کا خیال رکھا جائے گا)
(ا) آخری دس سورتیں (ب) سورہ مائدہ آخری رکوع (ج) نساء رکوع ۹۔
(د) کہف رکوع اول و آخر (س) سورہ صف

۵۔ مطالعہ احادیث و دینی معلومات ذہانت و معلومات عامہ :۔

(ا) مطالعہ احادیث کے لئے کتاب حدیث الاخلاق مقرر کی گئی ہے۔
(ب) دینی معلومات۔ ذہانت و معلومات عامہ کا پرچہ ہوگا۔

۶۔ مباحثہ :۔ موضوع حسب ذیل ہوگا۔ (انگریزی)

"In the opionion of this house, peaceful co-existence between free world and the Communist Bloc is a practical impossibility."

۷۔ ورزشی مقابلہ جات :۔ فٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی۔ گولہ پھینکنا۔ کلائی پکڑنا۔ چھلانگیں۔ رسہ کشی۔ پیغام رسانی۔ دوڑیں (۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ گز۔ ایک میل)

۸۔ مظاہر سول ڈیفنس۔ فرسٹ ایڈ۔

۹۔ خاص پروگرام :۔ (ا) نمائش۔ (ب) سمپوزیم۔ (ج) نظمیں۔ (د) تبلیغی فلمز۔

(نوٹ) مفصل پروگرام مجلس خدام الاحمدیہ کراچی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

دستور اساسی انصار اللہ کی دفعہ ۳۴ کے مطابق تمام مجالس انصار اللہ مقام و حلقہ مجلس شوریٰ انصار اللہ میں شمولیت کے لئے نمائندگان کا انتخاب فرما کر دفتر مرکزیہ کو جلد مطلع فرمائیں۔ اس دفعہ کی رُو سے مجالس مقام و حلقہ اپنے اراکین کی مجموعی تعداد کے ہر بیس یا اس سے کم افراد پر ایک نمائندہ منتخب فرمائیں گی۔ ناظم اعلیٰ۔ ناظم۔ زعیم اعلیٰ اور زعیم عہدہ کے لحاظ سے مجلس شوریٰ انصار اللہ کے رکن ہوں گے۔

شوریٰ انصار اللہ میں ہر مجلس کے نمائندے کی شرکت ضروری ہوگی۔

(قائم مقام قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

مصباح کشیدہ کاری و خانہ داری نمبر

امسال ماہ دسمبر کا مصباح۔ کشیدہ کاری و خانہ داری نمبر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کی جائیگی کہ اس نمبر میں کشیدہ کاری اور خانہ داری سے متعلق نادر نمونہ جات اور بہترین ہدایات پیش کی جائیں اور اس نمبر کو بہنوں کے لئے گزشتہ سال کے نمبر سے بھی مفید بنایا جائے۔

اہل قلم اور باذوق بہنیں کشیدہ کاری کے نادر نمونے اور خانہ داری کے متعلق اپنی قیمتی معلومات ہمیں جلد سے جلد ارسال فرما دیں اور گھریلو امور کے متعلق تمام مواضیع پر بحث فرما دیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ کوئی نمونہ بجنسہٖ کسی رسالہ میں نہ چھپا ہو۔ اور نہ کسی جگہ سے نقل بغیر حوالہ ہو۔ اسی طرح خانہ داری کے متعلق بھی مدنظر رکھیں۔

نوٹ :۔ خانہ داری کے سلسلہ میں۔ انگریزی دیسی۔ تمام قسم کے کھانوں کی ترکیبیں آنی چاہئیں۔ اس نمبر میں ڈیزائن ترکیب بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ر اکتوبر ہے۔

(مدیرہ مصباح ربوہ)

ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں بی ایس سی بی ٹی و بی اے بی ٹی استانیوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ و الاؤنس سرکاری شرح کے مطابق۔ خواہشمند بہنیں معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ ۲۰ر ستمبر تک درخواست ارسال کریں۔

— ناظر تعلیم ربوہ —

اعلان گمشدہ رسیدبک

رسیدبک ۱۰۵۷ صدر انجمن احمدیہ۔ جماعت احمدیہ داؤد شیخ کے۔ ضلع گوجرانوالہ سے گم ہو گئی ہے لہٰذا احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی دوست اس پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو۔ تو وہ نظارت ہذا میں اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

پتہ درکار ہے

منصور احمد خاں صاحب ولد شیر داد خاں صاحب موصی ۲۰۲۰ کا پتہ درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے ایڈریس کے متعلق علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔ یا خود پڑھیں تو دفتر کو اطلاع دے کر مشکور فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز — ربوہ)

دعائے مغفرت

۵ ستمبر بروز منگل ۱۲ سال کی عمر میں میرا بچہ عزیز فاروق احمد داغ مفارقت دے گیا۔ عزیز مرحوم قریباً دس سال سے ہی بیمار تھا چل پھر نہیں سکتا تھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے — آمین

اہلیہ ڈاکٹر عبدالواحد صاحب ۱۰۰ سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے
اور
تزکیۂ نفس کرتی ہے

مشرق وسطیٰ کا تیل

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی مورخہ ۷ اگست ۱۹۵۵ء)

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۲ ستمبر ۱۹۵۵ء)

(قسط نمبر ۲)

کویت حکومت کویت کو ۱۹۵۱ء میں تیل سے ۳ کروڑ ڈالر کا نفع ہوا تھا۔ اور ۱۹۵۳ء میں ۲۹ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر منافع ہوا۔

بحرین اسی طرح شیخ بحرین کو بھی ۱۹۵۱ء میں ۳۸ لاکھ ڈالر کی رائلٹی ملی۔ لیکن ۱۹۵۳ء میں ۸۰ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر تک پہنچ گئی۔

قطر ۱۹۵۱ء میں ۳۸ لاکھ ڈالر اور ۱۹۵۳ء میں ۲ کروڑ ۰۰ لاکھ ڈالر کی رائلٹی ملی۔

منافع کی اس شرح سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ دنیا کے بازار میں مشرق وسطیٰ کے تیل کی کتنی مانگ ہے۔ اور تیل کے ذریعہ ان ممالک کی آمدنی میں کیسا زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن اگر والیان ریاست کی اس آمدنی کا ان کمپنیوں کے منافع سے مقابلہ کیا جائے جو مشرق وسطیٰ میں کام کر رہی ہیں تو پھر والیان ریاست کی آمدنی کچھ کم ہی رہتی ہے۔

(۴)

کمپنی کے منافع

یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ پورے "مشرق وسطیٰ" میں کوئی ایسا مقام نہیں جہاں کسی کمپنی کا کام کر رہی ہو۔ ہر طرف غیر ملکی یعنی یورپین اور امریکن کمپنیوں کا جال پھیلا ہوا ہے ان کمپنیوں میں مشہور کمپنیاں یہ ہیں۔

(سعودی عرب) دی عربین امریکن آئل کمپنی (ارامکو) (عراق میں) عراق پٹرولیم کمپنی۔ بصرہ پٹرولیم کمپنی۔ موصل پٹرولیم کمپنی (کویت میں) برٹش پٹرولیم کمپنی۔ گلف آئل کارپوریشن۔ امریکن انڈیپنڈنٹ آئل کمپنی۔ یہ تو بڑی بڑی کمپنیاں ہیں۔ اس کے ماتحت اور بہت سی چھوٹی چھوٹی کمپنیاں کام کرتی ہیں۔ ان تیل نکالنے والی کمپنیوں کے علاوہ بہت سی تیل صاف کرنے والی کمپنیاں بھی ہیں۔ جن کا ذکر پائپ لائن میں آتا ہے۔ ان کمپنیوں کو ۱۹۵۵ء میں جو منافع ہوئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

کمپنی	رقم	
برٹش پٹرولیم کمپنی	۴۴۳۴۴۹۱۰۰۰	ڈالر
کمپنی فرانسیسی دی پٹرولی	۱۰۶۰۸۹۰۰۰	"
گلف آئل کارپوریشن	۱۷۳۴۷۴۰۰۰	"
رائل ڈچ شیل پٹرول کمپنی	۱۹۲۶۶۴۰۰۰	ڈالر
سوکونی موبائل آئل کمپنی	۱۱۸۶۱۰۰۰۰	"
اسٹینڈرڈ آئل کمپنی آف کیلیفورنیا	۱۴۰۲۰۵۰۰۰	"
اسٹینڈرڈ آئل کمپنی آف نیو جرسی	۲۳۵۵۸۸۰۰۰	"
ٹیکساس آئل کمپنی	۱۴۰۲۰۵۰۰۰	"
	۱۵۹۹۸۳۶۰۰۰	ڈالر

یعنی غیر ملکی کمپنیوں نے ۱۹۵۵ء میں مشرق وسطیٰ کے تیل سے ایک ارب انسٹھ کروڑ اٹھانوے لاکھ چھتیس ہزار ڈالر نفع حاصل کیا۔ اس کے مقابلہ میں تمام عرب حکومتوں کی مجموعی رائلٹی ۱۹۵۵ء میں ۹۱ کروڑ ۴۶ لاکھ ۵۹ ڈالر رہی۔

(۵)

پائپ لائن

ان غیر ملکی کمپنیوں نے مشرق وسطیٰ میں جو ایک حیرت انگیز کام کیا ہے وہ پائپ لائن سسٹم ہے۔ یہ پائپ لائن ۳۰ انچ موٹی ہے اور دور تک تیل پہنچانے کے لئے بچھائی گئی ہے ان میں سے سب سے بڑی پائپ لائن سعودی عرب کی ہے۔ یہ ایک ہزار اڑسٹھ میل لمبی ہے۔ اس پائپ لائن کے بچھانے پر دو ارب ڈالر سے زیادہ رقم خرچ ہوئی۔ اس میں پہلی مرتبہ ۱۹۵۰ء میں تیل چھوڑا گیا۔ اس پائپ لائن میں کوئی ۱۵ ملین ٹن تیل سماسکتا ہے۔ اس پائپ لائن سے اور کئی چھوٹی چھوٹی شاخیں نکالی جا رہی ہیں۔ اس کی تکمیل کے بعد اس میں ۱۹ ملین ٹن تیل سماسکیگا۔ کمپنی نے "راس تنورہ" کے مقام پر تیل صاف کرنے کا کارخانہ بھی قائم کیا ہے۔

تیل کی دوسری پائپ لائن عراق کی ہے یہ عراقی تیل کے مرکز "کرکک" اور "عین زالہ" سے بچھائی گئی ہے۔ یہ لائن "صحرائے شام" سے گزرتی ہوئی لبنان کی بندرگاہ "طرابلس" اور "اسرائیل" کی بندرگاہ حیفہ تک چلی گئی ہے لیکن نہر سویز پر برطانیہ کی بمباری کے بعد شام کی لائن تباہ کر دی گئی ہے اور اب ترکی کے راستہ پائپ لائن بچھانے کی تجویز زیر غور ہے۔

تیسری پائپ لائن ایران میں ہے۔ یہ ۱۳۰ میل لمبی ہے۔ ایران کا تیل اسی پائپ لائن کے ذریعہ آبادان پہنچایا جاتا ہے۔ چوتھی پائپ لائن "قطر" میں ہے۔ یہ ۷۵ میل لمبی ہے۔ یہ ام سعید کے تیل کے ذخیرے سے تیل باہر پہنچاتی ہے۔

ایک پائپ لائن ترکی میں بھی ہے "باتمان" کے مقام پر تیل صاف کرنے کا جو کارخانہ ہے۔ یہ لائن تیل کے مرکز "گرزان" اور "رامانداغ" کو اس سے ملاتی ہے۔

(۶)

غیر ملکی کمپنیاں اور ٹھیکے

غیر ملکی کمپنیاں جو مشرق وسطے میں تیل کا کاروبار کر رہی ہیں ان سب کو بڑے لمبے لمبے عرصہ کا ٹھیکہ دیا گیا ہے اور انہوں نے اربوں روپے کا سرمایہ ان ممالک میں لگا رکھا ہے۔

اس ٹھیکہ کی ابتداء ایران سے ہوئی۔ اس لئے کہ سب سے پہلے ایران ہی میں تیل کا ذخیرہ دریافت ہوا تھا۔ ۱۹۰۱ء میں شاہ ایران نے ایک انگریز ڈبلیو۔ کے۔ ڈی آرسی کو ملک میں تیل کی نکاسی کا ٹھیکہ دیا۔ ۱۹۰۹ء میں یہ ٹھیکہ اینگلو پرشین آئل کمپنی کی طرف منتقل ہو گیا۔ پھر اس کا نام اینگلو ایرانین کمپنی ہو گیا۔ تیل کے معاملہ میں اس کمپنی سے حکومت ایران کی کشمکش شروع ہوئی بالآخر ذخائر کے حقوق ملکیت نیشنل ایرانین آئل کمپنی کو حاصل ہو گئے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اب ایران میں غیر ملکی کمپنی تیل کا کاروبار نہیں کرتی۔ بلکہ ایران برطانیہ کمپنی سے اتنے شدید اختلاف کرنے کے بعد بھی تیل کی نکاسی کے معاملہ میں غیر ملکی کمپنیوں کا ہی محتاج رہا اور آج بھی ایران میں دو بین الاقوامی کمپنیاں ہی تیل کا کام کر رہی ہیں یہی حال مشرق وسطے کے دوسرے ممالک کا بھی ہے۔ زمین میں ذخیرہ تیل دریافت کرنے۔ کنوئیں کھودنے۔ تیل برآمد کرنے۔ تیل صاف کرنے اور پھر تیل برآمد کرنے کے لئے بڑے بڑے انجینئروں، مشینوں، فیکٹریوں اور جہازوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مشرق وسطیٰ اس سے بالکل محروم ہے۔ اس لئے وہ تیل کے معاملہ میں غیر ملکی کمپنیوں کا دست نگر ہے اور انہیں لمبے لمبے عرصہ کا ٹھیکہ دے رکھا ہے۔

ایران کے بعد ہم سعودی عرب کا ٹھیکہ دیکھتے ہیں۔ جو اس وقت تیل کی پیداوار میں پہلے نمبر پر ہے

سعودی عرب کے تیل کا ٹھیکہ "دی عربین امریکن آئل کمپنی" کو دیا گیا ہے۔ اس کمپنی کو اس معاہدے کے مطابق جو شاہ سعود سے ہوا ہے ۳ لاکھ ۶۵ ہزار مربع میل سے زیادہ کے علاقے میں ذخائر تیل دریافت کرنے کا حق ہے۔ اس کمپنی کے علاوہ ایک اور امریکی فرم "پے منی ٹک ویسٹرن آئل کارپوریشن" وہاں کام کر رہی ہے۔ اس کو ساٹھ سال کے لئے بلا شرکت غیرے ٹھیکہ دے دیا گیا ہے۔

سعودی عرب میں تیل کے علاوہ مقام "عقیق" میں قدرتی گیس کا ایک وسیع ذخیرہ بھی دستیاب ہوا ہے۔ اور ۱۹۵۴ء سے یہ گیس نکالی جا رہی ہے۔ اس کا ٹھیکہ بھی پچاس سال کے لئے ایک امریکی فرم کو دے دیا گیا ہے۔ اس میں صرف ۳۰ فیصدی سرمایہ سعودی عرب کا ہے۔ باقی ۷۰ فیصدی سرمایہ امریکہ کا لگا یا گیا ہے

اسی طرح "کویت" میں بھی تیل کے ذخیروں کا ٹھیکہ ۲۰۳۶ء تک کے لئے کویت آئل کمپنی کو دیا گیا ہے جو برٹش پٹرولیم کمپنی اور گلف آئل کارپوریشن آف امریکہ کی مشترکہ ملکیت ہے۔ "قطار" کے تیل کا ٹھیکہ بھی ۷۵ سال کے لئے پٹرولیم کنسیشن لمیٹڈ کمپنی کو دیا گیا ہے۔ اسی طرح بحرین کے تیل کا ٹھیکہ بحرین پٹرولیم کمپنی نے لیا ہے جو اصل میں کیلیفورنیا اسٹینڈرڈ کمپنی اور ٹیکساس آئل کمپنی کی مشترکہ ملکیت ہے۔

(۷)

غیر ملکی سرمایہ

ان ٹھیکوں کی تفصیل سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ اگر عرب ممالک مغرب کے اقتدار سے آزاد بھی ہو جائیں تو ان کا مستقبل قریب میں مغربی سرمایہ سے آزاد ہونا ممکن نہیں اور یہ صورت حال بھی "مغربی امپیریلزم" کے خطرہ سے خالی نہیں۔ چونکہ اہل مغرب تجارت اور سرمایہ کے ذریعہ اپنا تسلط قائم کرنے میں بڑے ماہر ہیں۔

اور اگر یک لخت سارے معاہدات منسوخ کر دیئے جائیں۔ ساری کمپنیاں قومی ملکیت قرار دیدی جائیں۔ یا غیر ملکی کمپنیوں کو اپنا سرمایہ نکال لینے کا حکم دیا جائے تب بھی مشرق وسطے مصیبت سے نجات نہیں پاتا پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بین الاقوامی قواعد کی خلاف ورزی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ غیر ملکی اس طرح مغربی اقتدار سے نکل جائیں تو پھر ان کمپنیوں اور فیکٹریوں کو چلانے کے لئے حکومت روس کو مشرق وسطیٰ میں آنے کی دعوت دینی پڑے گی اور مغربی ایشیاء اہل مغرب کی بجائے سرخ جھنڈے کے نیچے آجائے گا۔ عراق کی نئی حکومت کی طرف سے تیل کے متعلق جو بیانات دیئے جا رہے ہیں۔ ان سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔

دوسری بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اگر ممالک عربیہ نے قومیت کے زعم میں آکر غیر ملکی سرمایہ کو قومی ملکیت قرار دے دیا تو پھر آئندہ کوئی غیر ملکی فرم وہاں اپنا سرمایہ لگانے پر تیار نہیں ہوگا اور مشرق وسطے کیا پورے ایشیاء کی تجارتی واقتصادی بہبودی کے خلاف ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ ۵)

اور آپ کے لئے خاص رحمتوں اور خاص برکتوں کی دعا کرتے ہیں۔ اگر دعا کوئی چیز ہے۔ اگر اس میں کوئی اثر ہے اور انسان کی توجہ میں کوئی طاقت ہے اور کوئی خدا زمین و آسمان کا ہے۔ جو دعاؤں کو سنتا اور ان کو قبول کرتا ہے۔ تو پھر یہ بھی یقینی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے برابر کوئی شخص ایسا نہیں جو اس فیض اور نعمت سے بہرہ یاب ہوا ہو۔ آپ کو دنیا میں سب افضل اور سب سے زیادہ مورد رحمت الٰہی ثابت کرنے کے لئے یہی اور صرف یہی ایک خصوصیت کافی تھی۔ اگر اور کوئی نہ بھی ہوتی۔ پس جو شخص یا قوم یا مذہب دعا کا قائل ہے اسے اس کا بھی قائل ہونا پڑے گا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں اکیلا انسان ہے جو خدا تعالیٰ کی خاص رحمتوں اور برکات کا مورد ہے۔ اس کے برابر تو کیا کوئی اس کا پاسنگ بھی نہیں ہے۔

مخلوق پر کمال شفقت اور خالق سے کمال محبت

مضمون لمبا ہو گیا۔ کیونکہ حکایت لذیذ بود۔ دراز تر گفتم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخلوق پر شفقت پر لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین گواہ ہے۔ انسان تو انسان جانور تک آپؐ کی شفقت سے محروم نہیں رہے۔ زندہ درگور کرنا آپ نے بند کیا۔ عورتوں اور لڑکیوں کو آپ نے ورثہ دیا۔ مثلہ کرنا آپؐ نے موقوف کیا غلاموں، ادنیٰ قوموں عورتوں غرض ہر گرے ہوئے انسان کو اٹھا کر اپنے آگے بڑھایا۔ پھر کفار کا یہ کہنا کہ محمدؐ تو اپنے رب کے عشق میں دیوانہ ہو گیا ہے اس محبت کے سمجھنے کو کافی ہے جو آپکو اپنے خدا سے تھی یہاں تک کہ دم وصال بھی بالرفیق الاعلیٰ کے کلمات منہ سے سنائی دیئے!

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول، ۱۰ ستمبر کو کھلے گا

والدین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول مورخہ ۱۰ ستمبر بروز بدھ صبح ۶½ بجے کھلے گا۔ والدین وقت کی پابندی کے ساتھ بچوں کو سکول بھجوائیں - البتہ سکول کا دفتر مورخہ ۶ ستمبر سے کھلے گا - اس لئے والدین دو ماہ کی فیس ۶ ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک صبح ۶½ بجے سے ۱۱ بجے تک سکول کے دفتر میں آکر جمع کرا دیں

انچارج فضل عمر جونیئر ماڈل سکول - ربوہ

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	$3\frac{1}{2}$	$4\frac{1}{2}$	$5\frac{1}{2}$	$6\frac{1}{2}$	$7\frac{1}{2}$	$8\frac{3}{4}$	10	$10\frac{1}{2}$	$11\frac{1}{2}$	13	$14\frac{1}{2}$	16
از لاہور برائے سرگودھا	$3\frac{1}{2}$	$4\frac{1}{2}$	$5\frac{1}{2}$	7	$8\frac{1}{2}$	$9\frac{1}{2}$	$10\frac{1}{2}$	12	$13\frac{1}{2}$	15	16	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	$5\frac{3}{4}$	$10\frac{1}{2}$	$5\frac{1}{2}$									
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	$5\frac{3}{4}$	$10\frac{1}{2}$	$15\frac{1}{4}$									

نوٹ :- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

جنرل منیجر